891.4309
Abd

K. B. LIBRARY.

سوالاتِ عبدالکریم

Khuda Bakhsh O. P. Library,
Patna.
Prog. No 555 (New Series)
Date 31. 3. 1966
Section Printed

555

Patna.
Proc. No. 555 (New Series)
Date 31-3-1966
Section Printed

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اضعف بندگان رب کریم عاصی عبدالکریم **منشی سعادت علی صاحب** کے خدمت
بابرکت مین عرض کرتا ہی کہ مین **محرق قاطع برہان** کو دیکھ کر آپکی فارسی دانی بلکہ ہمہ دانی کا معتقد ہوا
مگر اپنی فہم کی قصوری بعض ترکیبونکو نہین سمجھا ناچار اونکی حقیقت آپ ہی سی پوچھتا ہون اور متوقع ہون کہ ہر
سوال کا جواب جدا جدا بعبارت سلیس عام فہم لکہیے گا اور یہہ سوالات محرق مطبوعہ کی ۵ صفحہ سی متعلق ہین او سنسخہ
بی نظیر کی ۴۳ صفحی اور باقی ہین جب ان سوالونکی جواب مجھکو ملینگی تو سوالات باقی پیش کرونگا **سوال پہلا**
صفحہ ۴ سطر ۹ آپ لکہتی ہین کہ پیش ازین چند سالی کتاب مسمی بحدایق العجایب تالیف کردہ بودم عاصی عرض
کرتا ہی کہ چند سالی کیا ترکیب ہی اس کل چند ماہی چند روزی چند یا چند سال و چند ماہ و چند روز مستعمل فصحا
ہی سعدی بجا کہتا ہی ع چار پائی برو کتابی چند ۔ اب چند سالی کی سند اساتذہ کی کلام سی آپ مجھکو دین
مین تو آپ کی کلام کو سند مان لونگا لیکن منکرین کو کیا جواب دونگا **سوال دوسرا** صفحہ ۴ سطر ۹
آپ رقم کرتی ہین کہ باوجود این کثرت چون ہمہ لغت باہم ترتیب حروف تہجی از اول لغت تا آخرش
چہ جای باب و فصل بتقدیم و تاخیر مرقوم شدند مجکو اس فقرہ مین تردد یہہ ہی کہ جب تک ترتیب کے قایم
موجود نہ ہو ترتیب متعلق بفصل کیونکر ہو اسی صفحہ مین اس فقری کی بعد فصل ۱ سطر مین
ہو احدی از فرہنگ نویسان چنین عرق ریزی در ترتیب نگردیدہ میری نزدیک یہان نگردیدہ غلط محض
اور محل منفی ہی نکردہ ہوتا تو احدی اوسکا فاعل ٹہرتا نگردیدہ فعل لازمی ہی احدی اسکی ساتہہ ربط
کیونکر پائیگا اسی صفحہ کی ۱۵ سطر مین تم لکہتی ہو برون از کتب لغت مندرجہ اشعار اسناد اساتذہ سخنوران
اہل زبان تج سائل حیران ہی کہ یہہ عبارت فارسی ہی یا مجذوب کی بڑ ہی سب کسرات مہمل ہین خصوصا
اساتذہ سخنوران اساتذہ وہی بصیغہ جمع اور سخنوران ہی بصیغہ جمع اگر اساتذہ کی آگی سخنور بصیغہ مفرد ہوتا
تو اساتذہ کا کسرہ توصیفی گنا جاتا اساتذہ موصوف ہو جاتی اور سخنور اونکی صفت ٹہرتی اساتذہ سخنوران
کا کسرہ کسیطرح توصیفی نہین ہوسکتا مگر ہان اضافی ہوسکتا ہی اوس صورت مین اسکی معنی یہہ ہونگے
کہ سخنورونکی استاد اور یہہ تمہاری مراد نہ مقام کی مناسب ہی سخنوران اہل زبان ایران یہ ترکیب سخت
نامربوط اور نامانوس ہی اہل زبان تک فقرہ تمام ہو جاتا ہی ایران کو اپنی مابعد سی سر مو ربط نہین
اہل زبان کی کا دیکہو مین اہل زبان سی شعرای ایران مراد لیتے چاہو شعرای ایران کہو چاہو اہل زبان

555

اسم ایران کیا سمجھ کر لکھا ہے **سوال تیسرا** صفحہ ۴ کی ۷ سطر کا فقرہ مخدوش ہے حالی ضمیر خردمندان
حق گزین دقیقہ رس سخن شناس مقلدین اساتذہ سخنوران اہل زبان پشین خواہد بود حالی مضاف ضمیر
مضاف الیہ پھر ضمیر مضاف خردمندان مضاف الیہ حق گزین صفت دقیقہ رس صفت دصفت
سخن شناس علی ہذا القیاس اب احقر کی تقریر سنیے حالی کا کسرہ اضافی ضمیر کا کسرہ اضافی خردمندان
کا کسرہ توصیفی حق گزین اور دقیقہ رس کا کسرہ قایم مقام واو عاطفہ یہان تک تو مین سمجھا اب سخن شناس
کی سین کو موقوف پڑھون تو ساری فقری کو اپنی مابعد سی رابطہ باقی نہین رہتا اور اگر متحرک پڑھون
تو اسکو توصیفی نہین کہہ سکتا ناچار اضافی کہون اور سخن شناس کو مضاف ٹھہراؤن اور مقلدان کو
مضاف الیہ بناؤن سخن شناس مقلدان کی کوئی معنی پوچھی تو کیا بتاؤن مقلدان کا کسرہ بھی شبہہ
اضافی ہی مقلدان اساتذہ یعنی اساتذہ کی تقلید کرنی والی لیکن وہان تو اساتذہ سخنوران ہی اسکا
حاصل وہی جو مین اوپر لکھہ آیا ہون اس صورت مین ہندی اس طولانی فقری کی یہ ہوئی سخنوروںکے
استادونکی مقلدونکی سخن شناس پھر یہان بھی تو حضرت کو سکوت نہین سخنوران کی اگلی اہل زبان
اسکو کہان کھپاؤن خیر اسکو بھی آپ کی ہچی کی عبارت مین بزور ٹھونس دیا پشین کو کہان کھسڑون
کچھہ فرمائی کچھہ بتائی تاکہ آپ کا خادم کشاکش سی نجات پائی **سوال چوتھا** صفحہ ۵ سطر ۶ یہ بھی
در زمانش آمد شد از ایران و رواج زبان پارسی و شاید از شعرا کلیم ہم بود ہر چند رواج زبان
پارسی ہند مین غوریون کی عہد سی اور ہمایون کی عصر مین بجد ہوئی اور آپ کی عبارت مین زمانش
کی شین کی ضمیر صاحب فرہنگ جہانگیری یا جامع برہان قاطع کی طرف راجع ہے اور یہہ دونون
ہمایون بادشاہ کی بعد مین لیکن مین تم کو زیادہ دکھہ نہین دیتا اسی قدر پوچھتا ہون کہ آمد شد کا
مضاف کہان ہی کون لوگ ایران سی آتی جاتی تھے اگر زبانی تمنی کہدیا کہ شعرا مین کب تو انکا
انہی اس فقری کی رو سی مجھی سمجھا دو گی تو مین تمکو استاد جانونگا **سوال پانچوان** صفحہ نو انسی
سطر ۱۰ آپ کا یہ فقرہ عجیب ترکیب کا ہی رنج چشم زخم وغیرہ آنہا کہ بہ احباب مجلس انس کہ مخاطب تو
رنج چشم زخم آنہا کافی تھا وغیرہ بیچ مین کیون لائی یہ تو بی محل و مخل معنی ہی پھر آگی ایک اور تکمیل کر
ہی یعنی مجلس انس کی انکی کان کیسا ہی پیچ تو یہ ہی کہ آپکی اقوال کو وہ سمجھی جسنی حضرت سلیمان کو
خواب مین دیکھا ہو میرا کیا منہ جو حضرت کی مدعا کا استنباط کرسکون سہ سخن فہم ہی سلیمان
چہ شناسم زبان مرغان را **سوال چھٹا** صفحہ ۱۰ سطر ۱۱ مین تمنی ایک شعر مولوی روم کی مثنوی کا
یہ ہے سہ این ہمہ کفرست این بیچارہ از دست رفت از پنبہ اندر دہان خود نوشتہ مین اس شعر کو

موزون نہین پڑہ سکتا پہلا مصرع بلی شک مولوی روم کے مثنوی کا ہی اور دوسرا مصرع از روی
وزن حدیقۂ حکیم سنائی غزنوی کی بحر کا معلوم ہوتا ہی دوسری مصرع کا موزون کرنا مجکو سکہا دیجی
یہ سوال ہے بہت جو اطلب یادہ حد ادب **سوال ساتوان** صفحہ ۱۴ سطر ۵ اور ۶ اور ۷ سطر کی
عبارت یہہ ہی ز حکومت دزدان رامیگیرد و مال از انہا ستیده میگزارد و دزدان ازین ہیبت ملال
بو می میدہند کہ اگر مدہم مارا قید خواہد کنانید بیان از حکومت تکسال باہر ہے بحکومت چاہئی
پہر ستیدہ کس ملک کی فارسی ہی شتدن بضمتین وفتحہ دال مصدر شتد بحذف نون وبقای ضمتین
ماضی شتدہ یہ اضافۂ ہای مختفی مفعول آپ متبدل اور ستید اور ستیدہ کسی استاد کی کلام مین دکہا
دیجی تو میری تشفی ہو اس سی بڑہ کر یہہ پرسش ہے کہ دزدان صیغہ جمع مارا صیغہ جمع پہر مدہم کہانکی
بولی ہی میری نزدیک ہیم مناسب تہا یعنی مدہیم کیا عجبہ کر لکہا ہی مجہی یہ ہی سمجہاو **سوال اٹہوان**
۱۰ صفحہ کی ۱۲ اور ۷ سطر مین مرقوم قلم طرفہ رقم ہی دو مثال بر اندراج لفظ فراز و لفظ عین تقلید آ
مرزا اسد اللہ غالب کیب داد نگاشت اس نگارش مین نہ معنی درست نہ لفظ صحیح معنی کی نادرستی
یہہ کہ تم لفظ کثیر المعنی کو اضداد مین شمار کرتی ہو اور یہہ تمہارا عقیدہ غلط ہی لفظ کثیر المعنی اور ہے
اور لفظ مشترک المعنی اور ہی لفظ کے غلطے اس سی زیادہ کیا ہوگی کہ تقلیداً مرزا اسد اللہ غالب
لکہتی ہو پیر و مرشد یا آپ نی بہ تقلید فلانی لکہا ہوتا یا تقلیداً للفلانی لکہا ہوتا تقلیداً فلانی نہ ترکیب
فارسی ہے نہ ترکیب عربی یہہ وہی مثل ہے نہ ادہر تہ ادہر یہہ بلا کدہر **سوال نوان** ۲۳
صفحہ مین آپ نی سیرابی بیان کو جایز نہین رکہا ذرا سوچیی کہ آپ کیا کہتی ہین رنگینی اور سیرابی
اور شادابی بیان کی صفت کیونکر نہین ہو سکتی یہہ بیان کی خوبی کا استعارہ ہی فن
استعارہ کو آپ غلط ٹہرائیں تو سیرابی بیان کی صفت بہی غلط ہو جای آپ کا قول یہہ ہے
کہ اوس آدمی یا اوس جانور کو سیراب کہو جسنی پانی سے پیٹ بہر کر پیا ہو یا اوس کشت
و باغ و سبزہ زار کو کہو جسکو خوب پانی دیا ہو یہہ قید تو محض تحکم ہے اور اس قید سی لازم
آتا ہے کہ فقط پہول کو شگفتہ کہین اور جبین کو شگفتہ نہ کہین اور سوا کپڑی کی کسی چیز کو رنگین
نہ کہین مین تو آپ کا معتقد ہون اس قید کو مان لونگا لیکن اورون کو کیا کرون شاعر کہتا ہے
ع نمود گوہر سیراب در بنا گوشش ٭ چو شبنمی کہ کشد برگ گل در آغوشش ٭ نو بہار دانش
کی دیباچہ مین ع بود از فیض معنی ہای سیراب ٭ روان در جدول اوراق او آب ٭ اسی صفحہ
مین تمہی اور شان کی لفظ کو ضمیر جمع غایب لکہا ہی حال آنکہ ضمیر واحد غایب شین اور ضمیر جمع

غائب شان ہی ضمیر واحد حاضر مثناۃ فوقانی اور ضمیر جمع حاضر تان ہی دونون جگہ الف
نون جمع کا ہی اوشان اور شمایان اور مایان وہ مقصدیان عالی لکہتی ہین جو ٹری دریہ کی دروازہ
پر اور واکہانی کی راہ مین اور کہیر پونکی میدان مین تہبی رہتی ہین دوباتونکا متوقع ہون ایک تو یہ
کہ سیرابی بیان جو قاطع برہانمین مندرج ہی صرف وہ غلط ہی یا سیرابی کو بہر اور سیرابی معنے
بہبہی غلط ہے دوسری بات یہ کہ اوشان کی سند از روی نظم و نثر اساتذہ عنایت کیجی سوال
دسوان صفحہ ۴۴ سطر ۱۰ آپکے یہ عبارت پسودن بہ بای فارسی نہ در فرہنگ
رشیدیے و فرہنگ جہانگیریے و در موید الفضلا و دار الافاضل دیدم سراسر بے ربط بلکہ
خبط ہے نون نافیہ ابتدای عبارت مین اور در کا لفظ دوجگہ پہر دو ظرف ذکر کرکے واو
عاطفہ اور اوسکی آگے دو ظرف اور گلستان بوستان پڑہنی والا بہی کا شہر ادان کے
پاگل ہو کا کبہی نہ لکہیگا اس مطلب کی گزارش ہے طرز بی تکلف یہ ہی پسودن بہ بای
فارسیے در فرہنگ رشیدیے و فرہنگ جہانگیریے و موید الفضلا و دار الافاضل ندیدم
اس فقرہ ہے بعد بے فصل یہہ فقرہ اور زیادہ تر مضحکات ہے کہ گمان کردارند کہ بران بای
موحدہ برآورندگان کتاب از راہ تصحیف زیادہ کردہ باشند کمترین پوچہتا ہی کہ گمان کی
ہاکا کاف کیسا ہے اور کیا معنی دیتا ہے اور برآورندگان کتاب سی کون لوگ مراد
ہین مولف برآورندہ کتاب ہو سکتا ہی نہ کاتب بہلا مین تمکو قسم دیتا ہون سعدی کو
برآورندہ گلستان کہوگے یا وہ گلستان اگر تمہاری بات کی لکہی ہوی ہی تو اپنی کو
اوس گلستان کا برآوردندہ لکہوگے **سوال گیارہوان** صفحہ ۴۴ سطر پہلے مین
تم لکہتی ہو نزانم کہ مرزا اسد اللہ غالب کہ رہبر ہے بای موحدہ اصلی جیپا ویدن و جیپودن
راز ناید وہ انکا سخت فدوی ہو ہت ہے کہ یہ کہ رہبر ہے کی کیا معنے یا یہ کدام رہبری
لکہنی یا بہ رہبری کہ لکہتی سبحان اللہ اس تحریر پر دعوی تالیف اور تصنیف کرنا اور پہر
جناب حضرت غالب مدظلہ العالی سی پوچہنا کہ بای مپاویدن و مپودن کو کس راہ سی زائد
جانا مین تمسی پوچہتا ہون کہ تم اس موحدہ کو اصلی اور جزو کلمہ کس راہ سی جانتی ہو
پسودن مصدر اصلی اور پ اوسکا مضارع اور پساویدن مصدر جعلی جیسا رستن
یعنی اوگنا ہے مصدر اصلی اور روییدن مصدر جعلی اب ایک بات اور ہے جو مصدر کو
با اضافہ بای زائدہ متقدمین و متاخرین میں سی کسی نی استعمال نہین کیا ہان صیغہ ہای ماضی

و مضارع و امر کی مقدم موحدہ لاتی ہین رفت کو برفت اور رود کو برود اور رو کو برو لکہتی ہین
اسیطرح استاد نی پیاود کو بپاود لکہا سوای تمہاری اور کون ایسا احمق ہوگا کہ بپاود کے
موحدہ کو جزو کلمہ اور حرف اصلی سمجہیگا قصہ مختصر میرا سوال بسبیل استفادہ یہہ ہی کہ خاص بپاود کے
موحدہ کو حرف اصلی سمجہون یا برود و بگوید و بنماید جیسی مضارع ہین اور یہہ بزار و درہزار مین
انپر جو بای موحدہ لاتی ہین عموماً ان سب کو حرف اصلی اور جزو کلمہ سمجہون اور چونکہ حرف
اصلی کا حذف دستور نہین پس جب بپاود کو لفظ مستقل قرار دون تو پیاود کو مہمل سمجہون
یا مخفف **سوال بارہوان** صفحہ ۳۰ سطر ۱۹ حضرت نی مردمان دور و دراز لکہا ہی دور و
دراز راہ کی صفت ہی مردمان کے صفت لفظ دور البتہ دراز کا عطف کیسا اگر
درازی دراز قد مراد ہین تو دراز قد لکہنی سی کیا مراد ہی عیاذاً باللہ مردم بلاد بعیدہ یا مردم
شہرہای دور دست کی جگہہ مردم دور و دراز لکہنا اور پہر فارسی دانی اور منشی گری
اور فرہنگ نویسی کا دعوی کرنا پیر و مرشد پہلی منہہ بنوانا تہا پہر شیرو انکا مقابلہ کرنا تہا
سوال تیرہوان صفحہ ۴۰ سطر ۸ ما سخن فہمان انصاف گزین حق پسند را تکلیف دعوت
نمیدہیم ما کی خبر نمیدہیم مسموع و معقول ہے نمیدہیم کہا کئی بولے ہی اس جملہ مرکبہ کی نمیدہی
ہوگی ہم سخن فہمون کو دعوت کی تکلیف نہین دیتا [illegible]
یہہ ہی اسی عبارت مین آپ نے [illegible]
فارسی دان ہین مین متوقع ہون [illegible] نے [illegible] استاد [illegible] نظم و
نثر مین سے مجکو عطا کیجیے ایسے صفحہ کے ۹ سطر مین مرقوم قلم اعجاز رقم ہے
بہر دیدن تماشای خندہ خویش آن ماندر قاصان مطلب اتفاقاً مین پوچہتا ہون
کہ آمان نے کے آگے لفظ را جو مفعول کے علامت ہے کیون نہ لکہا اور [illegible]
کیون لکہا تعدیہ کی کیا حاجت ہے **سوال چودہوان** صفحہ ۴۴ یہان سے
۱۰ سطر مین بر آوردگان کتاب یعنی مصنفان کتاب لکہا ہے گویا کتاب تمیسو ہی جو کہا جانے
کہ اب دسہرہ آیا ہے لڑکے تمیسو لگا بینگے اسی صفحہ کی ۱۱ سطر مین تم لکہتے ہو از سر ہم
ہمسری دیگر کتاب رفع گردیدہ مطلب تمہارا یہہ ہے کہ اور کتاب کی مقابلہ سے رفع ہوگیا
واہ کیا خوب میرا سے بیان غلط اور مرتبہ مقابلہ صحیح خیر یہہ ہے سبھی ہمسری
سے مقابلہ کہانسی ڈہونڈہ کر لائی ہو ہمسری لفظ غریب اور مقابلے کا استعارہ غلط

اگر بہ تکلف تمام ہندوستے اور ہمیشہ سے کا مرادف ٹہرائین تو پہر ہی افادۂ سنے برابری
کریگا مقابلے ہیکے بیعنے سب کہہ غیرگا مقابلہ ضدیت چاہتا ہے نہ تثلیث اسی صفحہ کے
۱۳ سطر مین لکہتے ہو این ہمان ہیماند اسمقام پر این بدان مانند یا این جان ہیماند لکہنا
چاہتی تہا این ہمان ہیماند کی کیا سنے پہر اسی صفحہ کے ۱۵ اور ۱۶ سطر مین لکہتی ہو دیدہ وران
انصاف وحقیقت برین صنعت متخند ند وحمقا ظاہر مین ہیہ نہ پسند سے پہلے تو یہہ ارشاد ہو
کہ دیدہ وران انصاف وحقیقت کیا ترکیب ہے پہر یہہ کہیئے کہ حمقا ظاہر مین یے کیا سنے
حمقای اگر تحتانی یا ہمزہ ہو تو ظاہر بین حمقا کی صفت تہری خیر اسکو تو ناظرین کی وجدان پر
محول کیا میسر اسند مجاز آمیگو ہند کی مرادف ہے یعنے کہتے ہین پس اسکے آگے ایک
کاف اور اوسکے بعد ایک تقریر ضرور ہے جب تم نی نہین لکہا تو کوئی کیونکر
جانی کہ حمقای ظاہر بین کیا کہتے ہین جس مجمع مین یہہ صفحہ دیکہا جاتا تہا ایک شخص
ظریف حاضر تہا اوسنی سبکو دانٹا اور کہا کہ تم لوگ نادان ہو جناب منشی صاحب نے
سیستا ئید کی جگہہ میسر اسند لکہا ہے ہم سب نی کہا یہہ امر سند طلب ہے سرود ن کے
دو معنی ہین گانا اور کہنا تعریف کرنا کسطرح مسلم ہو سکتا ہے اوس ظریف نے
کہا کہ سنو ہند مین تعریف کرنی کو سراہنا کہتی ہین منشی جی نے ازرہ ی تفریس
می سر اسند لکہا ہی یعنی کہا اگر یون تہا تو میسر اسند چاہی تہا نہ میسر اسند ...

... ہین کہ سب اہل محفل ہنسی کے مارے مری جاتی ہے آخر کو اتفاق
رہی ہیہ گرچہ ٹہر ہے کہ فرہنگ نویسون کی قاعدے کو ساب ستم پر تقسیم کیا ہی اور
اقسام سبعہ میں سی ساتوین فارسی تند ی ہے منشی سعادت علی نی آٹہوین فارسی نکالی ہے
ہی اوسکا نام خندی ہی چون کہ فدوی آپ کا معتقد اور خیر خواہ ہی اس امر سی بہت خوش ہوا
اور آپ کی خوشی کی واسطے اس امر کی آپ کو اطلاع دی سوال سولہوان تخمین کہ ناگا
بربان قاطع پیر طریقت نہ تہا شیخ وقت نہ تہا مفتی نہ تہا مجتہد نہ تہا عالم نہ تہا دنیا کی دلین
مین سی ایک شخص متوسط الحال ہوگا غایت مافی الباب یہ کہ پڑہا لکہا ہوگا اوسکی بہ نسبت

حضرت غالب مدظلہ العالی بہمہ کلمات ظرافت آمیز لکھی آپ نے اوسکی عوض مین حضرت کو وہ کچھ لکھا
وہی اشرف کسی ادنی آدمی کو بھی ایسی باتین نہ کہیگا نہ لکھیگا بصاف کہ بیان مین یہہ آپ کا معتقد ہے
بے بکمال عجز و انکسار پوچھتا ہی کہ ایک کمی دنی کی واسطے آپ کو غصہ اتنا کیون آگیا کہ آپ نے ہنگامہ
و ہیکر جمادیا اور فحش بکنی لگی اور بہوک دینی لگی اس سوال کا جواب شافی لکھئی **سوال تیرہوان** آپ
سنی ہین اور اہل سنت جماعت خلفای راشدین کو اپنا پیر و مرشد اور اونکی تعظیم و تفضیل کو اپنی پر واجب
اور سب صحابہ کو گناہ بلکہ کفر جانتی ہین آپ کی حقیقی بہائی نے مذہب رفض
اختیار کیا محرم مین حاضریان کہاتی اور تعزیہ خانون مین بیس اوڑاتی پہرتی ہین تم اونسی کبہی
خفا ہوی مقام حیرت ہی کہ جامع قاطع برہان کی مذمت پر تو وہ استیلای غیظ و غضب ہوا اور
سب وطعن صحابہ سنکر کان پر جون نہ پہری اور تیوری پر بل نہ پڑی کہوگی کہ ہماری بہائی نے
ہماری سامنی کبہی تبرا نہین کیا تو مین عرض کرونگا کہ جیسی علیکڈہ کالج میر دوست علی صاحب کا
[illegible] ہونا اور مذہب امامیہ مین سب صحابہ کا استحسان بلکہ وجوب مشہور اور اظہر ہی انکا شانہ بشانہ
برابر ہی الشتہ جلد بتائی کہ سب صحابہ کیون ناگوار نہوا باوجود اوس تسنن اور تقدس اور تورع
کی جو تمکو حاصل ہی حمیت دین کی رگ جنبش مین کیون نہ آئی جیسی وہان غضبناک ہونیکا باعث ہے
یہان خشمگین نہونیکی بہی وجہ لکہیگا **خاتمہ** انکا دستور ہے کہ جب فقدان مادہ علمی کی بسبب
حریف کو جواب نہین دی سکتی تو غصی مین آکر ہی نکر کا بیان دینی لگتی ہین نجم الدولہ اسد اللہ خان بہادر
غالب ایسی نادار او سعید اطیم او بریہ باد مین تمہاری ناسزا باتین سنکر چپ ہی [illegible] ایکدن نواب صاحب
تم نے ایسی پوچھا کہ آپ نے منشی سعادت علی صاحب کی بدزبانی کا جواب کیون نہ دیا حضرت نے فرمایا
کہ بہائی اگر راہ چلتی سڑک پر کوئی [illegible] لات مارتی تو کیا تم بہی بسبیل مکافات شریک ہو جاوگی اور گدہی کی
لات مارو گی [illegible] کہا کہ ہرگز نہین حضرت نے ارشاد کیا کہ پہر مین منشی جی کی خرافات کا جواب
کیون دون اس امر کے تذکرہ سے میری غرض یہہ ہی کہ حضرت غالب ری معاملی
کو ننگ و عار سمجہکر سکوت کرگئے مین دلی کا رہنا ہون آپ منہ زور ہین تو مین
کوڑا ہون اگر بہر کڑنیکا قصد کیجیگا تو خم ٹہونک کر موجود ہوجاؤنگا ایک کہوگے
دو سناونگا زنہار میری سوالونکا جواب جیسا طریقہ شرفا کا ہی دیجیگا اور بدزبانی اور شرارت خامی کیجیگا

تمت الخطاب بعون الملک الوہاب منتظر الجواب فقط

تم تم تم

استفتا از جانب سایل

سوال پہلا

قواعد مقررہ فارسی کے مطابق صیغۂ امر کے بعد مجرد الف افادہ معنی فاعلیت کرتا ہے اور اسم جامد کے آگے الف نون مفید معنی جمع ہی الف نون سے معنی فاعل کی لینی کا قصد کرنا ناشی غفلت سی ہی یا نہین

جواب

الف و نون را بعد اسم جامد اکثر مفید معنی جمع دیدہ ام وگاہی برای افادہ معنی فاعلیت نشنیدہ ام فقط

العبد
محمد سعادت علی عفی عنہ ملازم گورنمنٹ سکول دہلی

(سعادت علی خان)

بعد صیغہ ہای امر الف افادہ معنی فاعلیت میکند والف نون بعد اسم جامد برای جمع می آید الف و نون را که بعد اسم جامد می آید برای فاعلیت قرار دادن دلیل عدم واقفیت است

واللہ اعلم العبد

[illegible]

اسم جامد کی بعد جو الف و نون آتا ہی مفید معنی جمع ہی

[illegible]

العبد
محمد لطیف حسین مدرس مدرسہ سرکاری

الف بعد امر کی البتہ مفید معنی فاعلیت ہوتا ہی اور مع نون اسم جامد مین مفید معنی جمع ہی اور کبھی زایدہ آتا ہی معنی فاعلیت اس سی سمجھنا اسکے ہی

راقم
محمد فضل اللہ عفی عنہ

جواب باصواب ہست نجف علی عفی عنہ

سوال دوسرا

روان ردوان وافتان وخیزان یعنی صیغہای امر کی آگی الف نون جو آتا ہی وہ حالیہ کہلاتا ہی الف نون حالیہ کی وجود کا منکر مسلمات جمہور کا منکر ہی یا نہین

جواب

الف و نون حالیہ بکتب اساتذہ مسطور است منکران منکر اقوال شان بالضرور فقط

العبد
محمد سعادت علی عفی عنہ ملازم گورنمنٹ سکول دہلی

(سعادت علی خان)

باتفاق جمہور در فارسی الف و نون بعد امر افادہ معنی حالیہ میکند منکر آن منکر جمہور است فقط

العبد

(خدا بخش) مدرس نورمل سکول

ان صیغون مین الف و نون حالیہ کا انکار اقوال اسلاف کا انکار ہے فقط

[illegible]

صیغہ امر کی آگے الف نون حالیہ ہوتا ہی جیسی خندہ گریان افتان خیزان اور سمجھنا اسکا افادہ معنی فاعلیت ناشی ہی ناواقفی قواعد فارسیہ سی اور یہی معنی فاعلیت ہے

راقم
محمد فضل اللہ عفی عنہ

نزدیک خاکسار ہم چنین ہست نجف علی عفی عنہ

فارسی مین الف نون غیر قسم کا ہی اگر فقط جامد کی آگی آوی تو لانا مفید معنی جمع کا اور صیغہ امر کی بعد حالیہ ہوتا ہے مفید معنی فاعل طالب

K. B. LIBRARY.